سوال

(86)حالت فرار میں نکاح

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کوئی عورت جو غیر مسلم ہو کسی آدمی کے ساتھ بھاگ جائے اور پھر جا کر اسلام قبول کرے تو اس کے متعلق کیا حکم ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ کون سا اسلام ہوا کہ کوئی عورت برائی کی نیت سے کسی کے ساتھ بھاگ جائے، پھر اس کے عشق میں مبتلا ہو کر مسلمان ہو جائے ۔ایسے مطلب کے اسلام کی اللہ تعالی کو کوئی ضرورت نہیں ہے ۔ صحیح حدیث میں ہے :

((فمن کانت ہجرتہ إلی الدنیا یصیبہا أو إمرأة ینکحہا فہجرتہ إلی ما ہاجر الیہ)) کتاب ُرقم الحدیث : ١.

اس سے ظاہر ہوا کہ جو کوئی آدمی کسی کے ساتھ شادی کرنے کی خاطر ایمان لے آتا ہے یا کوئی دین کا بڑا کام کرتا ہے تو اس کا یہ ایمان اور کام قبول نہیں ہے ۔اسلام میں یہ حکم ہے کہ کفار سے جو عرتیں مسلمان ہو کر آئیں تو ان کا امتحان لیا جائے کہ پکی مسلمان ہیں بھی یا نہیں پھر جب پتہ چل جائے کہ پکی مؤمنات ہیں تو مسلمان ان سے شادی کر سکتے ہیں جس طرح سورہ الممتحنہ میں بیان ہوا ہے ۔

بہر حال ایسے مطلب کا ایمان معتبر نہیں ہے لیکن یہاں اگر وہ عورت مسلمان ہونے کے بعد واقعی شریعت پر عمل کر رہی ہے تو پھر اس کو واپس کافروں کی طرف نہیں لوٹایا جائے بلکہ مسلم معاشرہ کے اندر ہی رکھا جائے لیکن ایک دم اس کا نکاح اس آدمی کے ساتھ نہ کیا جائے جس کے عشق میں مبتلا ہو کر بھاگی ہے بلکہ کافی عرصہ تک دونوں کو توبہ تائب ہو کر الگ رہنا چاہیئے، پھر کافی عرصہ کسی بڑے آدمی کو وارث بنا کر شرعی طور پر نکاح کیا جائے تو یہ نکاح صحیح ہوگا ۔

باقی اگر ایک رات کسی کے ساتھ برائی کے ساتھ گذارے اور دوسرے دن نکاح کر لے تو اس طرح جائز نہیں ہے جس طرح کتاب وسنت میں بیان ہے ۔ دیکھئے سورۃ نور پ ١٨ رکوع ١ اور اس کی تفسیر ۔

ھذا ما عندی واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ راشدیہ]

صفحہ نمبر 428

محدث فتویٰ